منصف

6 FEB 2019

# ہندوستان میں اسلام کے فروغ میں فارسی اور اردو کا اہم رول: علی حداد عادل

## اردو یونیورسٹی میں انجمن فارسی اساتذہ کی بین الاقوامی کانفرنس کا افتتاح۔ ڈاکٹر اسلم پرویز، پروفیسر آزرمی دخت کا خطاب

حیدرآباد، 5رفروری (پریس نوٹ) فارسی اور اردو زبانوں نے ہندوستان میں اسلام کی ترویج و اشاعت میں اہم رول ادا کیا ہے۔ یہ دونوں زبانیں ایک دوسرے سے مربوط ہیں۔ ان میں سے ایک زبان کا فروغ دوسری زبان کے لیے تقویت کا باعث ہے۔ ممتاز اسکالر پروفیسر غلام علی حداد عادل، سابق اسپیکر، ایرانی پارلیمنٹ نے آج مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں منعقدہ انجمن استادانِ فارسی ہند (ایپٹا) کی 36 ویں بین الاقوامی کانفرنس میں کے افتتاحی اجلاس سے بحیثیت مہمانِ خصوصی خطاب کرتے ہوئے ان خیالات کا اظہار کیا۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر اردو یونیورسٹی نے صدارت کی۔ کانفرنس بعنوان ''فارسی زبان و ادب میں دکن کا حصہ'' میں ایران اور افغانستان کے مندوبین کے بشمول سارے ملک سے 100 سے زائد اسکالرس شریک ہیں۔ پروفیسر حداد نے اردو کو ہندوستان میں مسلمانوں کی مذہبی ثقافتی وراثت کا منبع قرار دیا۔ پروفیسر حداد عادل نے ہندوستان کے پہلے وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد کو زبردست خراج پیش کیا اور کہا کہ انہیں ایران میں حد درجہ احترام کی نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔ انہوں نے ہند-ایران دوستی کو آزمودہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس پر کبھی خزاں نہیں آئی۔ ہندوستان بالخصوص حیدرآباد کی گرمجوشی کا حوالہ دیتے ہوئے ممتاز ایرانی اسکالر نے ریمارک کیا کہ انہیں یہاں آکر گھر جیسا محسوس ہوتا ہے۔ انہوں نے عہد وسطیٰ میں فارسی زبان کے رول اور اسلام کی اشاعت میں اس کے کردار پر بھی روشنی ڈالی۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ ''ایران نے جس طرح فارسی کو علمی زبان بنایا ہے، ہمیں بھی اردو کو علمی زبان بنانا چاہیے۔ ہمیں یہ ذہن میں رکھنا چاہیے کہ فارسی اردو کا لباس ہے۔ یعنی اس کا رسم الخط فارسی سے لیا گیا ہے۔ ہندوستان کی تاریخ میں فارسی کی حکمرانی رہی ہے۔ اس طویل تاریخ میں فارسی محض ادب و شاعری کی زبان ہی نہیں بلکہ سیاسیات، نظم ونسق، طب، سائنس وغیرہ کی زبان بھی یہی تھی۔ ہندوستان کی ممتاز فارسی اسکالر، پروفیسر آزرمی دخت صفوی، صدر ایپٹا نے کلیدی خطبہ دیتے ہوئے سطح مرتفع دکن کو مختلف تہذیبوں اور زبانوں کی آماجگاہ قرار دیا۔ یہی وصف ہندوستان کا طرۂ امتیاز بھی ہے۔ انہوں نے مختلف مؤرخین کے حوالے سے کہا کہ ہندوستانی زبانوں پر فارسی کا اثر رہا ہے، جسے آج بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ صوفی اور بھکتی مکاتب فکر کی یکجائی نے دکن کی مشترکہ تہذیب کو وجود بخشا۔ حیدرآباد کے نظام حکمرانوں نے فارسی اور اردو زبان کی جو سرپرستی کی ہے وہ ناقابل فراموش ہے۔ دکن میں فارسی اور اس کے اثرات کا آغاز خلجی کی آمد سے قبل 13 ویں صدی میں ہوچکا تھا۔ مسلم حکمرانوں کی آمد کے بعد پیدا ہونے والی زبانیں فارسی سے فطری طور پر متاثر رہیں۔ دکن میں بصری فنون، فارسی فن تعمیر کی درآمد اور ہندوستانی طرز کے ساتھ اس کے امتزاج پر بھی ایران کے واضح اثرات نظر آتے ہیں۔

اردو یونیورسٹی میں انجمن فارسی اساتذہ کی بین الاقوامی کانفرنس۔ تصویر میں سابق اسپیکر ایرانی پارلیمنٹ علی حداد عادل' ڈاکٹر اسلم پرویز' پروفیسر آزرامی دخت اور دیگر دیکھے جاسکتے ہیں۔

پروفیسر صفوی نے فارسی زبان وادب پر دکن اور بالخصوص حیدرآباد کے اسکالرس کے خدمات پر بھی روشنی ڈالی۔ پروفیسر مظفر علی شہ میری، وائس چانسلر، ڈاکٹر عبدالحق اردو یونیورسٹی، کرنول نے کہا کہ آندھرا پردیش کے رائلسیما علاقے کی خانقاہوں میں بڑے پیمانے پر فارسی ادب پر کتابیں موجود ہیں، لیکن اس پر تحقیق نہیں کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ شہ میری خانوادہ میں شہ میری اول، شاہ کمال کے فارسی کلام جو مخطوطات کی شکل میں ہیں انہیں حاصل کرتے ہوئے ڈیجیٹل شکل دی جاسکتی ہے۔ ان کے علاوہ اختر کڑپوی کے مخطوطات بھی حاصل کر کے محفوظ کرنے اور تحقیق کیے جانے کے قابل ہیں۔ پدم شری موسیٰ رضا، صدر نشین ساؤتھ انڈین ایجوکیشنل ٹرسٹ اینڈ فورم فار ڈیما کریسی، چینائی نے چینائی کے کتب خانوں میں موجود فارسی مخطوطات کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے اپنے تجربات کی روشنی میں کہا کہ ہندوستانی زبانوں میں فارسی الفاظ آج بھی مستعمل ہیں۔ پروفیسر ماہر وزادے عادل زوجہ ڈاکٹر غلام علی حداد عادل اور حیدرآبادی تہذیب کی نمائندہ شخصیت لکشمی دیوی راج نے بھی خطاب کیا۔ پروفیسر احسان اللہ شکر الٰہی، ڈائرکٹر، ریسرچ سنٹر، ایران کلچر ہاؤس، نئی دہلی نے قدیم وجدید فارسی کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ حیدرآباد کی ممتاز فارسی اسکالر پروفیسر رفیق فاطمہ کو انجمن کی جانب سے ''سندِ استادِ ممتاز'' دی گئی۔ اس موقع پر ایران کے پروفیسر نصیری کے تدوین کردہ تاریخ فرشتہ کی چار جلدوں کا رسم اجرا بھی عمل میں آیا۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر مہتاب جہاں، اسسٹنٹ پروفیسر، دہلی یونیورسٹی کی تصنیف ''کاوش'' کا اجرا بھی عمل میں آیا۔ عامر حسن عابدی کی کتابیں یونیورسٹی لائبریری کو ہدیہ میں دی گئیں۔ پروفیسر عراق رضا زیدی، جنرل سکریٹری ایپٹا نے کارروائی چلائی اور مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ پروفیسر شاہد نوخیز اعظمی، صدر شعبہ فارسی، اردو یونیورسٹی نے شکریہ ادا کیا۔ فارسی اسکالر محمد مختار عالم نے قرأت کلام پاک پیش کی۔

M

6 FEB 2019

راشٹریہ سہارا

## اردو یونیورسٹی، فارسی کے 9 طلبہ کا بین قومی کمپنیوں میں تقرر

حیدرآباد (پریس ریلیز) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، شعبۂ فارسی کے 9 طلبہ کا بین قومی کمپنیوں فیس بک اور جین پیاکٹ میں تقرر عمل میں آیا ہے۔ پروفیسر شاہد نوخیز اعظمی، صدر شعبۂ فارسی کے بموجب ان کمپنیوں نے طلبہ افتخار علی جعفری، خالد حسین میر، سید ظہیر، افتخار احمد، ابو حذیفہ، عبداللہ خالق، خان طلحہ، محمد عمار اعظم اور عاقب کو 5 تا 6 لاکھ روپے سالانہ مشاہرہ پر تقرر کیا ہے۔ ان کے علاوہ چند طلبہ کا بھی انتخاب ہوا ہے جن کا اپنے کورس کے اختتام پر تقرر کیا جائے گا۔

منصف

## اردو یونیورسٹی، فارسی کے 9 طلبہ کا بین قومی کمپنیوں میں تقرر

حیدرآباد، 5 رفروری (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، شعبۂ فارسی کے 9 طلبہ کا بین قومی کمپنیوں فیس بک اور جین پیاکٹ میں تقرر عمل میں آیا ہے۔ پروفیسر شاہد نوخیز اعظمی، صدر شعبۂ فارسی کے بموجب ان کمپنیوں نے طلبہ افتخار علی جعفری، خالد حسین میر، سید ظہیر، افتخار احمد، ابوحذیفہ، عبداللہ خالق، خان طلحہ، محمد عمار اعظم اور عاقب کا 5 تا 6 لاکھ روپے سالانہ مشاہرہ پر تقرر کیا ہے۔ ان کے علاوہ چند طلبہ کا بھی انتخاب ہوا ہے جن کا اپنے کورس کے اختتام پر تقرر کیا جائے گا۔

رہنمائے دکن

## اردو یونیورسٹی، فارسی کے 9 طلبہ کا بین قومی کمپنیوں میں تقرر

حیدرآباد۔5 فروری (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، شعبۂ فارسی کے 9 طلبہ کا بین قومی کمپنیوں فیس بک اور جین پیاکٹ میں تقرر عمل میں آیا ہے۔ پروفیسر شاہد نوخیز اعظمی، صدر شعبۂ فارسی کے بموجب ان کمپنیوں نے طلبہ افتخار علی جعفری، خالد حسین میر، سید ظہیر، افتخار احمد، ابو حذیفہ، عبداللہ خالق، خان طلحہ، محمد عمار اعظم اور عاقب کو 5 تا 6 لاکھ روپے سالانہ مشاہرہ پر تقرر کیا ہے۔ ان کے علاوہ چند طلبہ کا بھی انتخاب ہوا ہے جن کا اپنے کورس کے اختتام پر تقرر کیا جائے گا۔

DECCAN CHRONICLE

6 FEB 2019

# FB, Genpact go for Persian students

J.S. IFTHEKHAR
HYDERABAD, FEB. 5

■ THE 36TH international conference of the All India Persian Teachers' Association saw speakers waxing eloquent in Farsi.

Persian language is still relevant as nine students from MANUU's Department of Persian have landed jobs in MNCs like Genpact and Facebook. These companies are offering a package ranging between ₹5 to ₹6 lakh per annum, according to Prof Shahid Naukhez Azmi, Head, Persian Department.

Time was when Persian held sway as the language of administration in Deccan. But centuries after the Deccan sultanates vanished, Farsi still seems to hold good. This was evident from the liberal use of the language at a programme held on Tuesday at the Maulana Azad National Urdu University here.

The 36th international conference of the All India Persian Teachers' Association saw speakers waxing eloquent in Farsi. The auditorium resonated with the couplets of celebrated poets like Hafez Shirazi, Rumi and Saadi.

What was interesting was that audience cherished and enjoyed the sweetness of Persian. Particularly its soft-sounding and passionate verses enthralled everyone. "Persian and Urdu languages are interlinked with each other. When one language flourishes, the other will also get strengthened," remarked noted Persian Scholar, Prof. Gholam Ali Haddad Adel, former Speaker, Iran.

Paying rich tributes to Maulana Abul Kalam Azad, India's first education minister and a renowned Persian scholar, Prof. Haddad referred to the contributions and impact of Persian language in medieval India and its role in propagation of Islam. He also hailed Indo-Iranian friendship and said coming to Hyderabad he felt totally at home.

The three-day conference on "Contribution of Deccan (India) to the Persian language and literature" is being attended by more than 100 Persian teachers and scholars, including delegates from Iran and Afghanistan.

Dr Mohammad Aslam Parvaiz, Vice-Chancellor, MANUU, in his presidential address welcomed the usage of Persian language in Iran to promote knowledge and wanted a similar approach to be adopted towards Urdu in India.

Prof. Azarmi Dukht Safavi, President, AIPTA, said the Deccan plateau extending over eight Indian states encompassed a wide range of habitats, cultures, languages and political dimensions. It produced dynasties like the Cholas, Pallavas, Satavahanas, Kadambas, Maratha empires, Bahamani Sultanat, Qutb Shahis, Adil Shahis and Asif Jahis. The region had also been a cradle of many languages belonging to the Indo-Aryan and the Dravadian families of languages.

DC

Eenadu

# 'పర్షియన్, ఉర్దూ పరస్పర అనుబంధ భాషలు'

సదస్సులో మాట్లాడుతున్న గులాం అలీ అద్దాద్

గచ్చిబౌలి, న్యూస్‌టుడే: పర్షియన్, ఉర్దూ పరస్పర అనుబంధం కలిగి ఉన్న భాషలని, ఒక భాష అభివృద్ధి చెందితే మరొకటి పటిష్టమవుతుందని ఇరానియన్ పార్లమెంట్ మాజీ స్పీకర్ గులాం అలీఅద్దాద్ అదిల్ పేర్కొన్నారు. మంగళవారం గచ్చిబౌలిలోని మౌలానా ఆజాద్ నేషనల్ ఉర్దూ యూనివర్సిటీ(మనూ)లో అఖిలభారత పర్షియన్ టీచర్ల సంఘం 36వ సమావేశం సందర్భంగా 'కాంట్రిబ్యూషన్ ఆఫ్ దక్కన్ ఇండియా టూ పర్షియన్ లాంగ్వేజ్ అండ్ లిటరేచర్' అనే అంశంపై సదస్సు ఏర్పాటుచేశారు. ముఖ్య అతిథిగా హాజరైన అదిల్ మాట్లాడుతూ భారతీయ భాషలపై పర్షియన్ భాషా ప్రభావం చాలా ఉందన్నారు. దక్కన్ సంస్కృతిలో ఆ భాష ప్రభావం 13వ శతాబ్దంనుంచి ఉందన్నారు. బారత్-ఇరాన్ దేశాల మధ్య సత్సంబంధాలున్నాయని, స్నేహబంధం కొనసాగాలని ఆయన ఆకాంక్షించారు. మనూ వీసీ అస్లం పర్వేజ్ మాట్లాడుతూ ఇరాన్‌లో విజ్ఞానాన్ని బోధించేందుకు పర్షియన్ బాషను ఉపయోగిస్తుండటం అభినందనీయమన్నారు. అదే తరహాలో ఉర్దూ బాషను విజ్ఞానాన్ని పెంపొందించేందుకు ఉపయోగించాలన్నారు. ఇందుకు ఉర్దూ అధ్యాపకులు మరింత కృషిచేయాలన్నారు. విశ్రాంత ఐఏఎస్ అధికారి మూసా రజా, పర్షియన్ టీచర్ల సంఘం అధ్యక్షురాలు ప్రొఫెసర్ అజర్మి, అబ్దుల్ హక్, యూనివర్సిటీ వీసీ ప్రొఫెసర్ కె. ముజాఫర్‌అలీషా హమిరి తదితరులు పాల్గొన్నారు. E

The Hans India -6 FEB 2019

# 'Promotion of Persian & Urdu is interlinked'

## Meet on 'Contribution of Deccan (India) to the Persian language' underway at MANUU

**Languages which came into existence after the establishment of Muslim rule were affected by Persian. Iran's impact on Deccan is also noticed in the realm of visual art, importation of Persian architecture and its intermingling with Indian style**

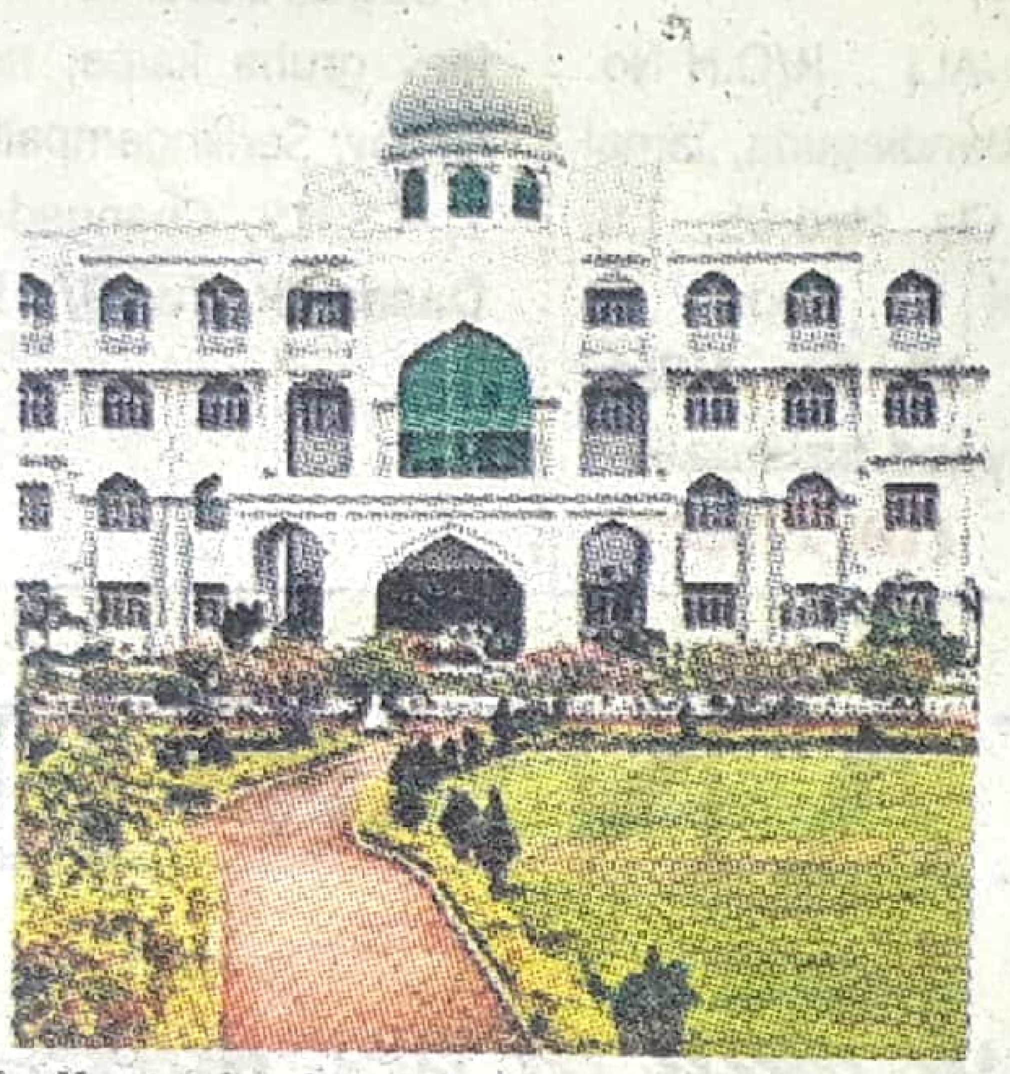

**Hyderabad:** Persian and Urdu languages are interlinked with each other. Flourishing of one language will lead to strengthening of another. Noted Persian scholar, Prof Gholam Ali Haddad Adel, former Speaker of Iranian Parliament, expressed these views here on Tuesday, while addressing the inaugural session of 3-day international conference "Contribution of Deccan (India) to the Persian language and literature" being organised at Maulana Azad National Urdu University (MANUU) in connection with the 36th All Indian Persian Teachers Association's (AIPTA) Conference.

Dr. Mohammad Aslam Parvaiz, the Vice-Chancellor, presided over the inaugural. Prof Haddad Adel also paid rich tributes to Maulana Abul Kalam Azad, the first Education Minister of India and a noted Persian scholar. Prof Adel praised the time-tested Indo-Iranian friendship. "India, especially Hyderabad gives me a homely feeling," he remarked. He also spoke about the contribution and impact of Persian language in Medieval India and its role in propagation of Islam.

Dr Mohammad Aslam Parvaiz, in his presidential address, referred to and praised the usage of Persian language in Iran to promote knowledge. "We need to adopt same approach towards Urdu," he said. He also advised the teachers to work hard to make Urdu the language of knowledge.

Prof Azarmi Dukht Safavi, President of the Association, in her keynote described the Deccan Plateau as a constant melting pot of different cultures and languages. This has been the hall-mark of India, she noted. Quoting various historians, she said that Persian impact on Indian languages was a fact even today, which cannot be denied. Unison of Sufi and Bhakti schools of thoughts gave way to the syncretic society in Deccan. The patronage provided to Persian and Urdu Languages by the Nizam of Hyderabad is unforgettable. Influence of Persian and its penetration in Deccani Culture began even before the arrival of Khilji in 13th century. Languages which came into existence after the establishment of Muslim Rule were affected by Persian. Iran's impact on Deccan is also noticed in the realm of the visual art, importation of Persian architecture and its intermingling with Indian Style. Prof. Safvi also spoke about the contribution of modern scholars from Hyderabad to promote Persian Language and Literature.

Padmabhushan Moosa Raza, IAS (Rtd.), Chairman, South Indian Educational Trust and Forum for Democracy, Chennai, who a guest of honour, spoke about the Persian Manuscripts of poetry preserved in the Chennai libraries. Persian vocabulary in Indian languages was in use even today, he claimed by recounting his personal experiences.

Pro. K Muzaffar Ali Shahmiri, Vice Chancellor, Abdul Haq Urdu University, Kurnool, invited the research scholars to the treasure house of Persian literature available in Rayalaseema region. This area is still unexplored, he remarked. Lakshmi Devi Raj, Prof Mahroo Haddad Adel and Mr. Ehsan Ullah Shukar Ilahi also addressed the inaugural.

Two books were released on the occasion. Prof Iraq Raza Zaidi, General Secretary of AIPTA, conducted the proceedings. Prof Shahid Naukhez Azmi, Local Secretary, Conference & Head, Dept. of Persian, proposed vote of thanks. More than hundred Persian teachers and scholars including delegates from Iran and Afghanistan are attending the three day conference.

HI

راشٹریہ سہارا

6 FEB 2019

# ہندوستان میں اسلام کے فروغ میں فارسی اور اردو زبان کا اہم رول: علی حداد عادل

## اردو یونیورسٹی میں انجمن فارسی اساتذہ کی بین الاقوامی کانفرنس کا افتتاح۔ ڈاکٹر اسلم پرویز، پروفیسر آزرمی دخت کا خطاب

حیدرآباد (پریس ریلیز) فارسی اور اردو زبانوں نے ہندوستان میں اسلام کی ترویج و اشاعت میں اہم رول ادا کیا ہے۔ یہ دونوں زبانیں ایک دوسرے سے مربوط ہیں۔ ان میں سے ایک زبان کا فروغ دوسری زبان کے لیے تقویت کا باعث ہے۔ ممتاز اسکالر پروفیسر غلام علی حداد عادل، سابق اسپیکر، ایرانی پارلیمنٹ نے آج مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں منعقدہ انجمن استادانِ فارسی ہند (اپٹا) کی 36 ویں بین الاقوامی کانفرنس میں کے افتتاحی اجلاس سے بحیثیت مہمانِ خصوصی خطاب کرتے ہوئے ان خیالات کا اظہار کیا۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر اردو یونیورسٹی نے صدارت کی۔ کانفرنس بعنوان ”فارسی زبان و ادب میں دکن کا حصہ“ میں ایران اور افغانستان کے مندوبین کے بشمول سارے ملک سے 100 سے زائد اسکالرس شریک ہیں۔ پروفیسر حداد نے اردو کو ہندوستان میں مسلمانوں کی مذہبی ثقافتی وراثت کا منبع قرار دیا۔ پروفیسر حداد عادل نے ہندوستان کے پہلے وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد کو زبردست خراج پیش کیا اور کہا کہ انہیں ایران میں حد درجہ احترام کی نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔ انہوں نے ہند - ایران دوستی کو آزمودہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس پر کبھی خزاں نہیں آئی۔ ہندوستان بالخصوص حیدرآباد کی گرمجوشی کا حوالہ دیتے ہوئے ممتاز ایرانی اسکالر نے ریمارک کیا کہ انہیں یہاں آکر گھر جیسا محسوس ہوتا ہے۔ انہوں نے عہد وسطیٰ میں فارسی زبان کے رول اور اسلام کی اشاعت میں اس کے کردار پر بھی روشنی ڈالی۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ ”ایران نے جس طرح فارسی کو علمی زبان بنایا ہے، ہمیں بھی اردو کو علمی زبان بنانا چاہیے۔ ہمیں یہ ذہن میں رکھنا چاہیے کہ فارسی اردو کا لباس ہے۔ یعنی اس کا رسم الخط فارسی سے لیا گیا ہے۔ ہندوستان کی تاریخ میں فارسی کی حکمرانی رہی ہے۔ اس طویل تاریخ میں فارسی محض ادب و شاعری کی زبان ہی نہیں بلکہ سیاسیات، نظم و نسق، طب، سائنس وغیرہ کی زبان بھی یہی تھی۔ ہندوستان کی ممتاز فارسی اسکالر، پروفیسر آزرمی دخت صفوی، صدر اپٹا نے کلیدی خطبہ دیتے ہوئے سطح مرتفع دکن کو مختلف تہذیبوں اور زبانوں کی آماجگاہ قرار دیا۔ یہی وصف ہندوستان کا طرۂ امتیاز بھی ہے۔ انہوں نے مختلف مؤرخین کے حوالے سے کہا کہ ہندوستانی زبانوں پر فارسی کا اثر رہا رہے، جسے آج بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ صوفی اور بھکتی مکاتب فکر کی یکجائی نے دکن کی مشترکہ تہذیب کو وجود بخشا۔ حیدرآباد کے نظام حکمرانوں نے فارسی اور اردو زبان کی جو سرپرستی کی ہے، وہ ناقابل فراموش ہے۔ دکن میں فارسی اور اس کے اثرات کا آغاز خلجی کی آمد سے قبل 13 ویں صدی میں ہو چکا تھا۔ مسلم حکمرانوں کی آمد کے بعد پیدا ہونے والی زبانیں فارسی سے فطری طور پر متاثر رہیں۔ دکن میں بصری فنون، فارسی فن تعمیر کی درآمد اور ہندوستانی طرز کے ساتھ اس کے امتزاج پر بھی ایران کے واضح اثرات نظر آتے ہیں۔ پروفیسر صفوی نے فارسی زبان و ادب پر دکن اور بالخصوص حیدرآباد کے اسکالرس کے خدمات پر بھی روشنی ڈالی۔ پروفیسر مظفر علی شہ میری، وائس چانسلر، ڈاکٹر عبدالحق اردو یونیورسٹی، کرنول نے کہا کہ آندھرا پردیش کے رائلسیما علاقے کی خانقاہوں میں بڑے پیمانے پر فارسی ادب پر کتابیں موجود ہیں، لیکن اس پر تحقیق نہیں کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ شہ میری خانوادہ میں شہ میری اول، شاہ کمال کے فارسی کلام جو مخطوطات کی شکل میں ہیں انہیں حاصل کرتے ہوئے ڈیجیٹل شکل دی جاسکتی ہے۔ ان کے علاوہ اختر کڑپوی کے مخطوطات بھی حاصل کر کے محفوظ کرنے اور تحقیق کیے جانے کے قابل ہیں۔ پدم شری موسیٰ رضا، صدر نشین ساؤتھ انڈین ایجوکیشنل ٹرسٹ اینڈ فورم فار ڈیماکریسی، چینائی نے چینائی کے کتب خانوں میں موجود فارسی مخطوطات کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے اپنے تجربات کی روشنی میں کہا کہ ہندوستانی زبانوں میں فارسی الفاظ آج بھی مستعمل ہیں۔ پروفیسر ماہرو زادے عادل زوجہ ڈاکٹر غلام علی حداد عادل اور حیدرآبادی تہذیب کی نمائندہ شخصیت لکشمی دیوی راج نے بھی خطاب کیا۔ پروفیسر احسان اللہ شکر الٰہی، ڈائرکٹر، ریسرچ سنٹر، ایران کلچر ہاؤس، نئی دہلی نے قدیم و جدید فارسی کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ حیدرآباد کی ممتاز فارسی اسکالر پروفیسر رفیق فاطمہ کو انجمن کی جانب سے ”سندِ استادِ ممتاز“ دی گئی۔ اس موقع پر ایران کے پروفیسر نصیری کے تدوین کردہ تاریخ فرشتہ کی چار جلدوں کا رسم اجرا بھی عمل میں آیا۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر مہتاب جہاں، اسسٹنٹ پروفیسر، دہلی یونیورسٹی کی تصنیف ”کاوش“ کا اجرا بھی عمل میں آیا۔ عامر حسن عابدی کی کتابیں یونیورسٹی لائبریری کو ہدیہ میں دی گئیں۔ پروفیسر عراق رضا زیدی، جنرل سکریٹری اپٹا نے کارروائی چلائی اور مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ پروفیسر شاہد نوخیز اعظمی، صدر شعبہ فارسی، اردو یونیورسٹی نے شکریہ ادا کیا۔ فارسی اسکالر محمد مختار عالم نے قرأت کلام پاک پیش کی۔

RS

رہنمائے دکن

6 FEB 2019

# ہندوستان میں اسلام کے فروغ میں فارسی اور اردو زبان کا اہم رول: علی حداد عادل

## اردو یونیورسٹی میں انجمن فارسی اساتذہ کی بین الاقوامی کانفرنس کا افتتاح۔ ڈاکٹر اسلم پرویز، پروفیسر آزرمی دخت کا خطاب

حیدرآباد۔ 5 فروری (پریس نوٹ) فارسی اور اردو زبانوں نے ہندوستان میں اسلام کی ترویج واشاعت میں اہم رول ادا کیا ہے۔ یہ دونوں زبانیں ایک دوسرے سے مربوط ہیں۔ ان میں سے ایک زبان کا فروغ دوسری زبان کے لیے تقویت کا باعث ہے۔ ممتاز اسکالر پروفیسر غلام علی حداد عادل، سابق اسپیکر، ایرانی پارلیمنٹ نے آج مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں منعقدہ انجمن استادانِ فارسی ہند (اپٹا) کی 36 ویں بین الاقوامی کانفرنس میں کے افتتاحی اجلاس سے بحیثیت مہمانِ خصوصی خطاب کرتے ہوئے ان خیالات کا اظہار کیا۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر اردو یونیورسٹی نے صدارت کی۔ کانفرنس بعنوان "فارسی زبان وادب میں دکن کا حصہ" میں ایران اور افغانستان کے مندوبین کے بشمول سارے ملک سے 100 سے زائد اسکالرس شریک ہیں۔ پروفیسر حداد نے اردو کو ہندوستان میں مسلمانوں کی مذہبی ثقافتی وراثت کا منبع قرار دیا۔ پروفیسر حداد عادل نے ہندوستان کے پہلے وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد کو زبردست خراج پیش کیا اور کہا کہ انہیں ایران میں حد درجہ احترام کی نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔ انہوں نے ہند۔ ایران دوستی کو آزمودہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس پر کبھی خزاں نہیں آئی۔ ہندوستان بالخصوص حیدرآباد کی گرمجوشی کا حوالہ دیتے ہوئے ممتاز ایرانی اسکالر نے ریمارک کیا کہ انہیں یہاں آکر گھر جیسا محسوس ہوتا ہے۔ انہوں نے عہد وسطیٰ میں فارسی زبان کے رول اور اسلام کی اشاعت میں اس کے کردار پر بھی روشنی ڈالی۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ "ایران نے جس طرح فارسی کو علمی زبان بنایا ہے، ہمیں بھی اردو کو علمی زبان بنانا چاہیے۔ ہمیں یہ ذہن میں رکھنا چاہیے کہ فارسی اردو کا لباس ہے۔ یعنی اس کا رسم الخط فارسی سے لیا گیا ہے۔ ہندوستان کی تاریخ میں فارسی کی حکمرانی رہی ہے۔ اس طویل تاریخ میں فارسی محض ادب وشاعری کی زبان ہی نہیں بلکہ سیاسیات، نظم ونسق، طب، سائنس وغیرہ کی زبان بھی رہی تھی۔ ہندوستان کی ممتاز فارسی اسکالر، محترمہ پروفیسر آزرمی دخت صفوی، صدر اپٹا نے کلیدی خطبہ دیتے ہوئے سطح مرتفع دکن کو مختلف تہذیبوں اور زبانوں کی آماجگاہ قرار دیا۔ یہی وصف ہندوستان کا طرۂ امتیاز بھی ہے۔ انہوں نے مختلف مؤرخین کے حوالے سے کہا کہ ہندوستانی زبانوں پر فارسی کا اثر رہا ہے، جسے آج بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ صوفی اور بھکتی مکاتب فکر کی یکجائی نے دکن کی مشترکہ تہذیب کو وجود بخشا۔ حیدرآباد کے نظام حکمرانوں نے فارسی اور اردو زبان کی جو سرپرستی کی ہے وہ ناقابل فراموش ہے۔ دکن میں فارسی اور اس کے اثرات کا آغاز خلجی کی آمد سے قبل 13 ویں صدی میں ہوچکا تھا۔ مسلم حکمرانوں کی آمد کے بعد پیدا ہونے والی زبانیں فارسی سے فطری طور پر متاثر رہیں۔ دکن میں بصری فنون، فارسی فن تعمیر کی درآمد اور ہندوستانی طرز کے ساتھ اس کے امتزاج پر بھی ایران کے واضح اثرات نظر آتے ہیں۔ پروفیسر صفوی نے فارسی زبان وادب پر دکن اور بالخصوص حیدرآباد کے اسکالرس کے خدمات پر بھی روشنی ڈالی۔ پروفیسر مظفر علی شہ میری، وائس چانسلر، ڈاکٹر عبدالحق اردو یونیورسٹی، کرنول نے کہا کہ آندھراپردیش کے رائلسیما علاقے کی خانقاہوں میں بڑے پیمانے پر فارسی ادب پر کتابیں موجود ہیں، لیکن اس پر تحقیق نہیں کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ شہ میری خانوادہ میں شہ میری اول، شاہ کمال کے فارسی کلام جو مخطوطات کی شکل میں ہیں انہیں حاصل کرتے ہوئے ڈیجیٹل شکل دی جاسکتی ہے۔ ان کے علاوہ اختر کڑپوی کے مخطوطات بھی حاصل کرکے محفوظ کرنے اور تحقیق کیے جانے کے قابل ہیں۔ پدم شری موسیٰ رضا، صدر نشین ساؤتھ انڈین ایجوکیشنل ٹرسٹ اینڈ فورم فار ڈیماکریسی، چینائی نے چینائی کے کتب خانوں میں موجود فارسی مخطوطات کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے اپنے تجربات کی روشنی میں کہا کہ ہندوستانی زبانوں میں فارسی الفاظ آج بھی مستعمل ہیں۔ پروفیسر ماہرو زادے عادل زوجہ ڈاکٹر غلام علی حداد عادل اور حیدرآبادی تہذیب کی نمائندہ شخصیت محترمہ لکشمی دیوی راج نے بھی خطاب کیا۔ پروفیسر احسان اللہ شکر الٰہی، ڈائرکٹر، ریسرچ سنٹر، ایران کلچر ہاوس، نئی دہلی نے قدیم وجدید فارسی کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ حیدرآباد کی ممتاز فارسی اسکالر پروفیسر رفیق فاطمہ کو انجمن کی جانب سے "سندِ استادِ ممتاز" دی گئی۔ اس موقع پر ایران کے پروفیسر نصیری کے تدوین کردہ تاریخ فرشتہ کی چار جلدوں کا رسم اجرا بھی عمل میں آیا۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر مہتاب جہاں، اسسٹنٹ پروفیسر، دہلی یونیورسٹی کی تصنیف "کاوش" کا اجرا بھی عمل میں آیا۔ عامر حسن عابدی کی کتابیں یونیورسٹی لائبریری کو ہدیہ میں دی گئیں۔ پروفیسر عراق رضا زیدی، جنرل سکریٹری اپٹا نے کارروائی چلائی اور مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ پروفیسر شاہد نوخیز اعظمی، صدر شعبہ فارسی، اردو یونیورسٹی نے شکریہ ادا کیا۔ فارسی اسکالر محمد مختار عالم نے قرأت کلام پاک پیش کی۔

RD